

کتاب یوئیل اور لاودیکہ کی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا - نمبر پچیس

Jeff Pippenger

2026-01-11

نمبر پچیس

کتاب یوئیل اور لاودیکہ کی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا کی قیادت کو اس کی چار نسلوں پر پھیلی بڑھتی ہوئی بغاوت کی گواہی کے ساتھ مخاطب کرتی ہے۔ یہ چار نسلیں حزقی ایل کے آٹھویں باب میں بھی دکھائی گئی ہیں، جہاں اس چوتھی نسل کے پچیس مرد سورج کو سجدہ کرتے ہیں۔ 1901 میں، 1888 کی بغاوت کے تیرہ سال بعد، ایڈونٹسٹ کلیسیا نے کلیسیا کی قیادت کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی۔

ابتدائی جنرل کانفرنس کی انتظامی کمیٹی 1901 کی جنرل کانفرنس کے اجلاس میں ہونے والی بڑی تنظیم نو کے دوران قائم کی گئی، اور یہ 25 اراکین پر مشتمل تھی۔ یہ 1901 سے پہلے کی کمیٹی کے مقابلے میں ایک نمایاں توسیع تھی، جس میں صرف 13 اراکین تھے۔ برسوں کے دوران اراکین کی تعداد بڑھتی رہی ہے، لیکن یسوع ہمیشہ انجام کی نشاندہی آغاز سے کرتا ہے۔ آغاز میں 25 اراکین تھے، جن میں سے ایک قائد تھا؛ یہ ترتیب مقدس کی ایک پاری کے مماثل ہے، جو 24 کاہنوں اور ایک سردار کاہن پر مشتمل تھی۔

یہوداہ اور سنہدرین مسیح کے زمانے میں بغاوت کی دو علامتیں ہیں۔ سنہدرین لاودیکہ کی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا کی نمائندگی کرتا ہے۔ مسیح کی مصلوبیت میں سنہدرین کی شمولیت، اتوار کے قانون کے بحران میں ایڈونٹسٹ تحریک کے کردار کی تمثیل ہے۔ سنہدرین — یروشلم کی اعلیٰ یہودی کونسل، جو سردار کاہنوں، بزرگوں اور فقہا پر مشتمل تھی، اور جس کی صدارت سردار کاہن کاہن کرتا تھا — یسوع کی موت تک پہنچانے والے واقعات میں ایک مرکزی کردار ادا کیا۔

گتسمنی میں یسوع کی گرفتاری کے بعد (جو یہوداہ کی خیانت سے ممکن ہوئی)، اسے رات کے وقت کاہنوں کے گھر میں سنہدرین کے سامنے لایا گیا۔ انہوں نے اسے مجرم ٹھہرانے کے لیے گواہیاں تلاش کیں اور ایسے گواہ پیش کیے جنہوں نے اس پر توہین الہی اور بغاوت کے الزامات عائد کیے۔

جب قیافا نے براہ راست یسوع سے پوچھا کہ کیا وہ مسیح (یا خدا کا بیٹا) ہے، تو یسوع کے مثبت جواب "تم نے خود کہا ہے" پر سردار کاہن نے پکار اٹھا، "کفر ہے!" کونسل نے اسے موت کا مستحق ٹھہرایا۔ رومی حکمرانی کے تحت انہیں سزائے موت نافذ کرنے کا اختیار نہیں تھا، لہذا انہوں نے یسوع کو رومی گورنر پونٹیئس پیلاطس کے حوالے کر دیا اور رومی سزائے موت دلوانے کے لیے اس پر بغاوت کا الزام لگا دیا۔ اصل مصلوبیت پیلاطس کے حکم پر رومی سپاہیوں نے انجام دی، لیکن یہ تب ہی ہوا جب پیلاطس سردار کاہنوں اور ایک ہجوم کے دباؤ کے آگے جھک گیا (جو یسوع کی موت اور براباس کی رہائی کا مطالبہ کر رہے تھے)۔

جب مسیح اس زمین پر تھے، تو دنیا نے برابا کو ترجیح دی۔ اور آج دنیا اور کلیسائیں اسی انتخاب کو اختیار کر رہی ہیں۔ مسیح کی غداری، رد، اور مصلوبیت کے مناظر دوبارہ پیش کیے جا چکے ہیں، اور نہایت بڑے پیمانے پر پھر سے پیش کیے جائیں گے۔ لوگ دشمن کی صفات سے بھر جائیں گے، اور نتیجتاً اس کی گمراہیاں بڑی قوت اختیار کریں گی۔ جس درجے تک روشنی کو رد کیا جائے گا، اسی درجے تک غلط تصورات اور غلط فہمیاں ہوں گی۔ جو مسیح کو رد کرتے اور برابا کو اختیار کرتے ہیں، وہ ہلاکت خیز فریب کے ماتحت کام کرتے ہیں۔ مسخ حقیقت اور جھوٹی گواہی بڑھتے بڑھتے کھلی

بغاوت تک پہنچ جائیں گی۔ جب آنکھ بُری ہوگی تو سارا بدن تاریکی سے بھر جائے گا۔ جو لوگ مسیح کے سوا کسی اور رہنما کو اپنی دل بستگی دیتے ہیں، وہ اپنے آپ کو جسم، جان اور روح سمیت ایسی شیفتگی کے قبضے میں پائیں گے جو اتنی مسحور کن ہوگی کہ اس کے زیر اثر نفوس حق سننے سے منہ موڑ کر جھوٹ پر ایمان لے آئیں گے۔ وہ پہنسنائے اور گرفتار کیے جاتے ہیں، اور اپنے ہر عمل سے پکار اٹھتے ہیں: ہمیں برابر کو رہا کر، مگر مسیح کو مصلوب کر۔

ابھی بھی یہ فیصلہ کیا جا رہا ہے۔ صلیب پر جو مناظر پیش آئے تھے وہ دوبارہ دہرائے جا رہے ہیں۔ جو کلیسائیں حق اور راستبازی سے منحرف ہو چکی ہیں، ان میں یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ جب خدا کی محبت روح میں قائم رہنے والا اصول نہ ہو تو انسانی فطرت کیا کر سکتی ہے اور کیا کرے گی۔ اب جو کچھ بھی پیش آئے، ہمیں تعجب نہیں ہونا چاہیے۔ کسی بھی دہشت ناک پیش رفت پر ہمیں حیران نہیں ہونا چاہیے۔ جو لوگ خدا کی شریعت کو اپنے ناپاک قدموں تلے روندتے ہیں، ان میں وہی روح ہے جو ان لوگوں میں تھی جنہوں نے یسوع کی توہین کی اور اس سے غداری کی۔ ضمیر کی کسی خلیش کے بغیر وہ اپنے باپ، ابلیس کے کام کریں گے۔ وہ وہی سوال کریں گے جو یہوداہ کے غدار لبوں سے نکلا تھا: اگر میں یسوع مسیح کو تمہارے حوالے کر دوں تو تم مجھے کیا دو گے؟ آج بھی مسیح کے ساتھ اس کے مقدسوں کی ذات میں غداری کی جا رہی ہے۔ 30 Review and Herald، جنوری، 1900۔

اگر یہ عبارت واقعی وہی معنی رکھتی ہے جو اس کے الفاظ بتاتے ہیں، تو جن کی شناخت "برابا کو چننے والے" کے طور پر ہو رہی تھی، وہ اس عبارت کی تعلیم کو سمجھنے کے قابل نہ ہوں گے۔ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں آتھسلیٹیکوں میں لکھا ہے کہ وہ زور آور گمراہی پاتے ہیں، کیونکہ انہوں نے سچائی سے محبت نہ کی۔ وہ کہتی ہیں ان کے بارے میں جو برابر کو چنتے ہیں، "جو لوگ مسیح کے سوا کسی بھی قائد سے اپنی محبت لگا دیتے ہیں وہ اپنے آپ کو ایک ایسی دلفریبی کے اختیار میں—جسم، جان اور روح سمیت—پائیں گے جو اتنی مسحور کن ہے کہ اس کے اثر کے تحت نفوس سچائی سننے سے پھر کر جھوٹ کو مان لیتے ہیں۔" جو برابر کو چن رہے ہیں، وہ صلیب اور اتوار کے قانون کے سنگ میل سے پہلے ہی شیطان کے قابو میں ہیں۔ اس حالت میں وہ ہرگز اس عبارت کی تعلیم کو سمجھ نہیں سکتے۔ چنانچہ وہ یہ کہیں گے کہ، "جن حالات میں بہن وانٹ نے یہ الفاظ قلم بند کیے تھے وہ اس مخصوص تاریخ کے لیے تھے، اب کے لیے نہیں۔" شاید وہ یوں کہیں، "وہ مسیحیت کے بارے میں عمومی انداز میں بات کر رہی ہیں، اور یہ براہ راست سیونٹھ ڈے ایڈونٹسٹس پر لاگو نہیں ہوتا۔" بکواس۔

یقیناً، جب سسٹر وانٹ نے وہ الفاظ لکھے، اُس وقت کے تاریخی حالات دراصل اُن کی ذاتی تاریخ پر ایک تبصرہ تھے، لیکن جس طرح مکاشفہ میں پوحنا کے ساتھ ہے، جب کسی نبی کو لکھنے کا کہا جاتا ہے، تو اسے یہ لکھنے کو کہا جاتا ہے: "وہ باتیں جو تو نے دیکھی ہیں، اور وہ باتیں جو ہیں، اور وہ باتیں جو بعد میں ہوں گی۔" جب ایک نبی ان باتوں کو قلم بند کرتا ہے جو ہیں، تو وہ بیک وقت ان باتوں کو بھی قلم بند کر رہا ہوتا ہے جو ہوں گی۔

ایڈونٹسٹ تحریک کی قیادت کی نمائندگی حزقی ایل کے پچیس آدمی کرتے ہیں، جو نبوت کی رو سے اُن ڈھائی سو آدمیوں کے ساتھ بھی ہم آہنگ ہیں جو قارح، داتن اور ابیرام کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے۔ اسی قدر اہم یہ بھی ہے کہ 1888 کی مینیاپولس جنرل کانفرنس کے باغیوں کی نشان دہی بہن وانٹ نے اس طور پر کی کہ وہ قارح، داتن اور ابیرام کی بغاوت کو دہرا رہے تھے۔ بہن وانٹ براہ راست تعلیم دیتی ہیں کہ جب مکاشفہ باب اٹھارہ کا فرشتہ نازل ہوتا ہے اور اپنے جلال سے زمین کو روشن کرتا ہے، تو آخری بارش شروع ہو جاتی ہے۔

"پچھلی بارش خدا کے لوگوں پر برسے گی۔ ایک زور آور فرشتہ آسمان سے نازل ہوگا، اور ساری زمین اُس کے جلال سے منور ہو جائے گی۔" ریویو اینڈ ہیرلڈ، 21 اپریل، 1891۔

سسٹر وائٹ صراحتاً یہ تعلیم دیتی ہیں کہ مکاشفہ باب اٹھارہ کا فرشتہ 1888 کی جنرل کانفرنس میں اے۔ ٹی۔ جونز اور ای۔ جے۔ ویگنر کے پیغامات کے ساتھ نازل ہوا۔ جب وہ کانفرنس میں تھیں تو بغاوت سے اس قدر دل گرفتہ ہوئیں کہ انہوں نے اپنا سامان سمیٹ کر چلے جانے کا فیصلہ کر لیا، مگر ایک فرشتے نے انہیں کہا کہ وہ ٹھہریں اور اس تاریخ کو قلم بند کریں، کیونکہ یہ قورح کی بغاوت کی تکرار تھی۔ اگر یہ آخری ایام کے لیے ایک گواہی نہ تھی تو فرشتے نے اسے قلم بند کرنے کو کیوں کہا؟ اگر یہ آخری ایام کے لیے ایک گواہی ہے، تو اس کا اور کیا مطلب ہو سکتا ہے سوائے اس کے کہ لاودیکائی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا اتوار کے قانون کے بحران کے دوران سنہدرین کے نقش قدم پر چلے گی، اور خاص طور پر اس بحران تک پہنچانے والی تاریخ میں بھی۔

جونز اور ویگنر کے پیغام کو "فی الحقیقت ایمان کے وسیلہ راستبازی کا پیغام"، "لاودیکہ کا پیغام"، "مسیح کی راستبازی کا پیغام" اور "تیسرے فرشتے کا پیغام" کے طور پر پیش کیا گیا تھا۔ باغیوں نے اس پیغام کی مزاحمت کی، اور روح نبوت کی رہنمائی اور اجلاس کے منتخب قاصدوں کو بھی رد کر دیا۔ بہن وائٹ یہ بھی سکھاتی ہیں کہ جب نیویارک شہر کی عظیم عمارتیں خدا کی قدرت کے ایک لمس سے گرا دی جائیں گی، تب مکاشفہ 3-18:1 کی تکمیل ہوگی۔ 9/11 کے بعد سے لاودیکہ کی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا کی قیادت قورح کی بغاوت، پچیس بزرگوں کی بغاوت، 1888 میں قیادت کی بغاوت اور صلیب سے پہلے کے زمانے میں سنہدرین کی بغاوت کو دہرا رہی ہے۔ وہ پچیس بزرگ ایک ایسی علامت ہیں جو جعلی لاوی کہانت کی نمائندگی کرتی ہے۔

ایک لاوی جب خدمت شروع کرتا تھا تو وہ پچیس سال کا ہوتا تھا۔

اور خداوند نے موسیٰ سے فرمایا کہ، یہ وہ بات ہے جو لاویوں سے متعلق ہے: پچیس برس کی عمر سے اوپر وہ خیمہ اجتماع کی خدمت انجام دینے کے لیے داخل ہوا کریں؛ اور پچاس برس کی عمر کو پہنچ کر وہ اس کی خدمت سے سبکدوش ہو جائیں اور پھر خدمت نہ کریں؛ بلکہ اپنے بھائیوں کے ساتھ خیمہ اجتماع میں ذمہ داری کی نگہبانی کے لیے حاضر رہیں، اور کوئی خدمت نہ کریں۔ پس لاویوں کی ذمہ داری کے بارے میں تو اسی طرح کرے۔ گنتی 26-8:23۔

ایک لاوی پچیس سال کی عمر میں اپنی خدمت شروع کرتا ہے اور پچیس برس تک، یعنی پچاس برس کی عمر تک، خدمت انجام دیتا ہے۔ ملاکی تین میں عہد کا رسول اتوار کے قانون کے وقت لاویوں کی کھوٹ دور کر رہا ہے اور انہیں پاک کر رہا ہے، جیسے اُس نے 22 اکتوبر 1844 کو کیا تھا۔

دیکھو، میں اپنا قاصد بھیجوں گا، اور وہ میرے آگے راہ تیار کرے گا؛ اور وہ خداوند، جسے تم ڈھونڈتے ہو، یکایک اپنے ہیکل میں آئے گا، یعنی عہد کا قاصد، جس سے تم خوش ہوتے ہو؛ دیکھو، وہ آئے گا، خداوند لشکروں کا فرماتا ہے۔

مگر اس کے آنے کے دن کو کون سہہ سکے گا؟ اور جب وہ ظاہر ہوگا تو کون ٹھہر سکے گا؟ کیونکہ وہ سنار کی آگ اور دھوبی کے صابن کی مانند ہے۔ اور وہ چاندی کو صاف کرنے اور پاک کرنے والے کی طرح بیٹھے گا، اور وہ لاوی کے بیٹوں کو پاک کرے گا اور انہیں سونے اور چاندی کی طرح کندن کرے گا تاکہ وہ خداوند کے حضور راستبازی میں قربانی پیش کریں۔ تب یہوداہ اور یروشلم کی قربانی خداوند کو مقبول ہوگی، جیسے قدیم دنوں میں اور پہلے برسوں کی مانند۔ ملاکی ۴-۳:۱۔

عدد "25" بطور علامت نہ صرف ایک وفادار لاوی کی نمائندگی کرتا ہے بلکہ ایک جعلی لاوی کی بھی۔ "25" بطور علامت اس طرح عبادت گزاروں کی دو جماعتوں کی جدائی کی نشاندہی کرتا ہے، چلے وہ عاقل اور بیوقوف کنواریاں ہوں، بھیڑیں اور بکریاں، یا گندم اور زوان۔ عدد پچیس نہ صرف لاوی کی علامت ہے بلکہ اتنی ہی اہمیت کے ساتھ یہ لاویوں کی جدائی (چھانٹنی) کی علامت بھی ہے۔ یہ جدائی اتوار کے قانون کے وقت واقع ہوتی ہے، اور یہ خدا کے نبوی کلام کا ایک بنیادی موضوع ہے۔ مناسب ہی ہے کہ متی باب پچیس دراصل متی باب چوبیس میں یسوع کی دنیا کے انجام کے بارے میں

پیشگوئی کا تسلسل ہے۔

اور یسوع ہیکل سے نکل کر چلا گیا، اور اُس کے شاگرد اُس کے پاس آئے تاکہ اُسے ہیکل کی عمارتیں دکھائیں۔ تب یسوع نے اُن سے کہا، کیا تم ان سب چیزوں کو نہیں دیکھتے؟ میں تم سے سچ کہتا ہوں، یہاں ایک پتھر بھی دوسرے پر باقی نہ چھوڑا جائے گا جو گرا نہ دیا جائے۔ متی ۱:۲۴، ۲۔

جب یسوع ہیکل سے رخصت ہوئے تو وہ پھر کبھی واپس نہ آئے۔ باب تئیس کی آخری آیات میں یسوع نے سنہدرین پر فیصلہ سنایا، اور یہ فیصلہ "آٹھ" افسوس کی صورت میں ظاہر کیا گیا، جو یوں کشتی پر موجود آٹھ جانوں، ختنہ کے آٹھویں دن، دوبارہ جی اٹھنے کے آٹھویں دن، اور ابراہیم کی آٹھ نسلوں، 430 سال وغیرہ، کی نقالی کرتا ہے۔ جعلی عدد "آٹھ" جعلی لاوی کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔

میں تم سے سچ کہتا ہوں، یہ سب باتیں اس نسل پر آئیں گی۔

اے یروشلم، یروشلم، تو جو نبیوں کو قتل کرتی ہے اور اُن کو سنگسار کرتی ہے جو تیرے پاس بھیجے جاتے ہیں، میں نے کتنی بار چاہا کہ تیرے بچوں کو جمع کروں، جیسے مرغی اپنے چوزوں کو اپنے پروں کے نیچے جمع کرتی ہے، مگر تم نے نہ چاہا! دیکھو، تمہارا گھر تمہارے لیے ویران چھوڑا جاتا ہے۔

کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اب سے تم مجھے نہ دیکھو گے جب تک کہ تم یہ نہ کہو: "مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے۔" متی 23:36-39۔

متی باب بائیس بدکاروں کو گٹھڑیوں میں باندھنے کی ایک مثال اور مسیح کا نکتہ چینی کرنے والے یہودیوں کے ساتھ آخری مکالمے پر اختتام پذیر ہوتا ہے۔ پھر باب چوبیس میں وہ آخری بار ہیکل سے نکل جاتا ہے اور قدیم اسرائیل کے لیے اپنی کاوشیں موقوف کر دیتا ہے۔ باب وہیں ختم ہوتا ہے جہاں سے شروع ہوا تھا، اس اعلان کے ساتھ کہ ان کا گھر ان کے لیے ویران چھوڑ دیا گیا ہے، اور جسے اُس نے پہلی بار ہیکل کو پاک کرتے وقت اپنے باپ کا گھر کہا تھا، وہ اب ویران یہودی گھر تھا۔

باب 24 میں یسوع ہیکل کے بارے میں اور اس کی قریب آنے والی تباہی سے متعلق سوالات کے جواب دے گا۔ یہ تباہی اسی نسل میں ہونا تھی، جو سانپوں کی نسل تھی۔ وہ اس ہیکل کو چھوڑ کر چلا گیا اور کبھی واپس نہ آیا، اس لیے جو پیشگوئیاں وہ بیان کرتا ہے وہ روحانی اسرائیل کے بارے میں ہیں، نہ کہ ظاہری اسرائیل کے۔ جب مسیح اس ہیکل کو چھوڑے گا جو لودیکہ کی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا ہے، جیسے اس نے قدیم اسرائیل کے ساتھ کیا؛ تو بیک وقت ایک لاکھ چوالیس ہزار کے انسانی ہیکل الوہی ہیکل کے ساتھ ابدیت کے لیے ملائے جائیں گے۔ جب یسوع نے قدیم اسرائیل کی ہیکل چھوڑ دی، تو اس نے اپنے سابق عہدی لوگوں کو ہمیشہ کے لیے طلاق دے دی۔

متی کے باب گیارہ سے بائیس تک کا حصہ، پیدائش کی کتاب کے باب گیارہ سے بائیس تک کے سلسلے کا اومیگا ہے۔ جب یہ سلسلہ پیدائش باب گیارہ میں شروع ہوتا ہے، تو یہ بابل اور بابل کے عہد موت کے آغاز کو بھی نشان زد کرتا ہے، جو اپنے اومیگا انجام تک مکاشفہ باب سترہ، آیت گیارہ میں پہنچتا ہے، وہ آیت جو باب گیارہ سے بائیس تک پر مشتمل آیات کے عین وسط میں ہے۔ پیدائش، متی اور مکاشفہ میں باب گیارہ سے بائیس کے درمیان کا حصہ ہر ایک میں علم یا اس کے جعلی علم پر زور دیتا ہے۔ پیدائش میں وہ ختنہ تھا، متی میں وہ پطرس اور وہ چٹان تھی جس پر مسیح اپنی کلیسیا بنائے گا، اور مکاشفہ میں وہ جعلی درندہ تھا جو تھا اورے اور چڑھے گا، جو آٹھواں ہے، جو سات میں سے ہے، اور جو پھر اڑدبا سے بیابا جاتا ہے۔

گیارہ اور بائیس وہ علامتیں ہیں جو الوہیت اور انسانیت کے امتزاج کی نشاندہی کرتی ہیں، اور یہی امر مسیح کے ہمارے دلوں اور ذہنوں پر اپنا قانون لکھنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ 11 اور 22 ایک لاکھ چوالیس ہزار کے عہد کی علامتیں ہیں۔ انجیل متی کے باب تئیس میں جھوٹی کہانت پر آٹھ وائے سنائے گئے، اور

اسی وقت سچی کہانت کو مسح کیا جاتا ہے۔ کاہنوں کی تقدیس سات دن تک کی گئی، اور آٹھویں دن انہوں نے خدمت شروع کی۔

یہ کوئی اتفاق نہیں کہ کاہنوں کی تقدیس کے سات دنوں کا بیان، جس کے نتیجے میں آٹھویں دن اُن کی خدمت کا آغاز ہوا، گنتی کی کتاب کے باب آٹھ اور آیت ایک سے شروع ہوتا ہے، کیونکہ "81" کاہنوں کی علامت ہے۔

اور خداوند نے موسیٰ سے کہا، ہارون اور اس کے بیٹوں کو اس کے ساتھ لے، اور لباس، اور مسح کرنے کا تیل، اور گناہ کی قربانی کے لیے ایک بیل، اور دو مینڈھے، اور فطیر روٹی کی ایک ٹوکری؛ اور تو تمام جماعت کو خیمہ اجتماع کے دروازے پر جمع کر۔ چنانچہ موسیٰ نے جیسا خداوند نے اسے حکم دیا تھا ویسا ہی کیا؛ اور جماعت خیمہ اجتماع کے دروازے پر جمع ہوئی۔ اور موسیٰ نے جماعت سے کہا، یہ وہ بات ہے جس کے کرنے کا خداوند نے حکم دیا ہے۔ ...

اور تم سات دن تک خیمہ اجتماع کے دروازے سے باہر نہ نکلو، جب تک تمہاری تقدیس کے دن پورے نہ ہو جائیں؛ کیونکہ وہ سات دن تک تمہاری تقدیس کرے گا۔ جس طرح آج اس نے کیا ہے، اسی طرح خداوند نے حکم دیا ہے کہ تمہاری خاطر کفارہ کیا جائے۔ اس لیے تم خیمہ اجتماع کے دروازے پر دن رات سات دن تک ٹھہرے رہنا، اور خداوند کے فریضہ کی پاسبانی کرنا، تا کہ تم مر نہ جاؤ؛ کیونکہ مجھے ایسا ہی حکم دیا گیا ہے۔ پس ہارون اور اس کے بیٹوں نے وہ سب کچھ کیا جو خداوند نے موسیٰ کے وسیلہ سے حکم دیا تھا۔ اور آٹھویں دن یہ واقع ہوا کہ موسیٰ نے ہارون اور اس کے بیٹوں اور اسرائیل کے بزرگوں کو بلایا؛ اور اس نے ہارون سے کہا، تو اپنے لیے خطا کی قربانی کے لیے ایک جوان بچھڑا، اور سوختنی قربانی کے لیے ایک بے عیب مینڈھا لے، اور انہیں خداوند کے حضور گزاران۔ ... اور موسیٰ نے کہا، یہ وہ بات ہے جس کا خداوند نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم کرو؛ اور خداوند کا جلال تم پر ظاہر ہوگا۔ ... اور ہارون نے اپنا ہاتھ لوگوں کی طرف اٹھایا اور انہیں برکت دی، اور خطا کی قربانی، سوختنی قربانی اور سلامتی کی قربانیاں گزاران کر نیچے اترا۔ اور موسیٰ اور ہارون خیمہ اجتماع میں داخل ہوئے، پھر نکل کر لوگوں کو برکت دی؛ اور خداوند کا جلال سب لوگوں پر ظاہر ہوا۔ اور خداوند کے حضور سے آگ نکلی اور قربان گاہ پر سوختنی قربانی اور چربی کو کھا گئی؛ جب سب لوگوں نے یہ دیکھا تو انہوں نے نعرہ بلند کیا اور اپنے منہ کے بل گر پڑے۔ احبار 1:8-5، 33-36؛ 1:9، 2، 6، 22-24۔

باب تینیس اُن جعلی لاویوں کی نشاندہی کرتا ہے جو اُس وقت ظاہر ہوتے ہیں جب حقیقی لاویوں پر مہر لگائی جاتی ہے۔ متی کے باب بائیس کا اختتام اس بات پر ہوتا ہے کہ آئندہ کسی نے بھی یسوع سے مزید سوال نہ کیا، پھر باب تینیس میں وہ آٹھ خرابیوں کا اعلان کرتا ہے، یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ سنہڈرین کی مہلت ختم ہو چکی تھی اور تب تنفیذی عدالت شروع ہونی تھی۔ باب چوبیس میں وہ ہیکل کو یہودیوں کا گھر قرار دیتا ہے۔ بابوں کی ترتیب کو دیکھنا اہم ہے۔

متی کے باب 11 سے 22 تک، خدا کے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ اپنے عہد کے تناظر میں، ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مہر لگانے کی تکمیل کی نشاندہی کرتے ہیں۔ الفا (باب 11) میں پلمونی کی رمزیت اور اومیگا (باب 22) میں اس کی رمزیت ان ابواب کے اندر موجود کہانی میں اضافہ کرتی ہے۔

باب تیس کفارہ ہے، الہی اور انسانی کے ملاپ کا، جیسا کہ عدد تیس اس کی نمائندگی کرتا ہے۔ مگر یہ باب کھریتوار کے خلاف اجرائی فیصلے، جعلی کہانت، اور جعلی لاویوں کے بارے میں بیان کرتا ہے۔ ہر کاہن لاوی تھا، مگر ہر لاوی کاہن نہیں تھا۔ لاوی کی اولاد میں صرف ہارون کی نسل کہانت کے لیے اہل تھی۔ بائبل بتاتی ہے کہ لاوی پچیس برس کی عمر میں خدمت شروع کرتے تھے، مگر قہات کے بیٹے تیس برس کی عمر میں خدمت کرتے تھے۔

اور خداوند نے موسیٰ اور ہارون سے فرمایا: لاوی کے بیٹوں میں سے، اپنے اپنے خاندانوں اور اپنے باپ دادا کے گھروں کے مطابق، قہات کے بیٹوں کی گنتی کرو۔ تیس برس کی عمر سے لے کر پچاس برس تک کے، وہ سب جو خدمت کے لیے داخل ہوتے ہیں تاکہ خیمہ اجتماع میں کام کریں۔ گنتی 1:4-3۔

عدد "30" اُن کاہنوں کی نمائندگی کرتا ہے جو قہات کی نسل میں تھے؛ قہات لاوی کا بیٹا تھا، اور قہات کا بیٹا عمرام تھا، جو ہارون کا باپ تھا۔ لاوی کا مطلب ہے "خدا سے وابستہ یا اس سے جڑا ہوا۔" قہات کا مطلب ہے "اس کی حضوری کے گرد جمع کیے گئے۔" عمرام کا مطلب ہے "سرفراز لوگ،" اور ہارون کا مطلب ہے "نور بردار یا سرفراز شفیع۔" یہ سب مل کر بحرِ قلزم سے سیناء تک ایک سفر کی نشاندہی کرتے ہیں، یوں خدا اور ایک سو چوالیس ہزار کے درمیان عہد کی تمثیل بنتے ہیں، جو انسانی ہیکل ہیں اور الہی ہیکل کے ساتھ مل کر ایک ہو جاتے ہیں، جب مسیح دوسری بار اپنا ہاتھ بڑھا کر اپنی باقی ماندہ قوم کو اپنے مقدس میں جمع کرتا ہے، جہاں پھر وہ انہیں اٹھاتا اور سرفراز کرتا ہے جب وہ آسمانی سردار کاہن کے ساتھ منور کیے جاتے ہیں، جیسے اس نے شدراک، میشک اور عبد نجو کو منور کیا۔

عدد "30" کاہنوں کی تیاری کی ایک مدت کی نمائندگی کرتا ہے، اور "25"، جو لاویوں کی عمر ہے، سطر بہ سطر 30 پر منطبق کیا جانا چاہیے، کیونکہ ہر کاہن لاوی تھا، لیکن ہر لاوی کاہن نہیں تھا۔ تیس تیاری کی اُس مدت کی نمائندگی کرتا ہے جو 1989 میں، زمانہ اختتام پر، شروع ہوئی، اور اس کا اختتام ریاست ہائے متحدہ میں اتوار کے قانون پر ہوتا ہے۔ پچیس، بطور لاویوں کی علامت، دو طبقوں کے درمیان جدائی کی علامت بھی ہے، اور کاہنوں کے حوالے سے یہ ایک تفریق کی نشاندہی کرتا ہے۔ پچیس اتوار کے قانون پر لاویوں اور جعلی لاویوں کی جدائی کو نشان زد کرتا ہے، اور حقیقی کاہنوں اور حقیقی لاویوں کے تناظر میں یہ ایک امتیاز بھی پیدا کرتا ہے، تاہم یہ جعلی لاویوں کی طرح منفی نوعیت کی جدائی نہیں ہے۔

قہات لاویوں کی تین بڑی شاخوں میں سے ایک تھا (جرشون اور مراری کے ساتھ)۔ کہانت کا سلسلہ خاص طور پر قہات کی نسل میں سے ہارون کے ذریعے آیا۔ ہارون لاوی کی چوتھی نسل کا فرد ہے، اور کہانت کا امتیاز اس قہاتی شاخ کے اندر صرف اس کی مرد اولاد تک محدود تھا۔ قہاتی بطور مجموعی (یعنی قہات کی تمام اولاد) کو سب سے مقدس اشیاء اٹھانے کا اعزاز حاصل تھا، لیکن قربان گاہ اور مقدس میں کاہنانہ خدمت بجا لانا حقیقتاً صرف ہارون کی نسل کا حق تھا۔ ہارون اسی چوتھی نسل کی نمائندگی کرتا ہے جسے یوایل کے "بزرگ" کہا گیا ہے، یا حزقی ایل باب آٹھ کے "قدیم آدمی"، جو سورج کے آگے جھکتے ہیں۔

کاہنوں کے لیے 24 گردشی باریوں (دستوں) کا نظام (اور اسی طرح معاون ذمہ داریوں جیسے موسیقار اور دربان کے طور پر غیر کاہن لاویوں کے لیے) بادشاہ داؤد نے قائم کیا تھا۔ داؤد نے ہارون کی نسل کے لوگوں کو باری باری خدمت کے لیے 24 باریوں (دستوں) میں منظم کیا (1 تواریخ 1:24-19)۔ داؤد نے کاہن صادق (الیعزر کی شاخ سے) اور اخیمالک (ایتامار کی شاخ سے) کی مدد سے انہیں 24 گروہوں میں تقسیم کیا (الیعزر کے بڑے خاندان میں سے 16، اور ایتامار کے خاندان میں سے 8)۔ خدمت کی ترتیب متعین کرنے کے لیے قرعہ اندازی کی گئی۔

ہر فرقہ ایک ہفتے (سبت سے سبت تک) خدمت انجام دیتا تھا، سال میں دو مرتبہ؛ اور بڑے تہواروں کے دوران تمام فرقہ اکٹھے مل کر خدمت کرتے تھے (فصح، پنتکست، عید خیام)۔ اسی طرح داؤد نے لاویوں میں سے جو کہن نہیں تھے، انہیں بھی موسیقی، دربانی وغیرہ کے لیے چوبیس فرقوں میں منظم کیا (1 تواریخ 23-26)۔ یہ نظام سلیمان کے دور میں نافذ کیا گیا (2 تواریخ 8:14) اور دوسرے ہیکل کے دور تک جاری رہا۔ یوحنا بپتسمہ دینے والے کے والد زکریاہ ابیہ کے فرقے سے تھے—لوقا 1:5؛ 1 تواریخ 24:10۔ کہنوں کے چوبیس فرقوں کی ترتیب قرعہ ڈال کر مقرر کی گئی تھی، اور زکریاہ ابیہ کے فرقے میں تھے، جو چوبیس میں سے "آٹھواں" فرقہ تھا۔ زکریاہ کے نام کا مطلب "خدا یاد رکھتا ہے" ہے، اور اُن کے والد کے نام

"ایبہ" کا مطلب "خدا میرا باپ ہے" ہے۔

آسمانی باپ نے اپنے وعدے کو یاد رکھا کہ وہ ایک پیامبر برپا کرے گا جو مسیح کے لیے راہ تیار کرے گا۔ لیکن زکریاہ اتوار کے قانون سے بھی مطابقت رکھتا ہے، کیونکہ وہیں سبت—وہ دن جسے لوگوں کو ہمیشہ یاد رکھنا تھا—آخری آزمائش بن جاتا ہے۔ زکریاہ ایک کاہن کی نمائندگی کرتا ہے، ایبہ کے فرقہ کا، جو "آٹھواں" فرقہ ہے۔ زکریاہ فرشتے کے پیغام پر یقین نہیں کرتا اور اپنے بیٹے یوحنا کی پیدائش تک گونگا کر دیا جاتا ہے۔ جب یوحنا پیدا ہوتا ہے تو زکریاہ یوحنا کے نام کے بارے میں گفتگو میں شامل ہوتا ہے، اور پھر وہ بولنے لگتا ہے۔ آخری دنوں میں نبوت کے مطابق بولنا اس وقت ہوتا ہے جب ریاست ہائے متحدہ اژدہا کی مانند بولتی ہے۔

اور ایسا ہوا کہ آٹھویں دن وہ بچے کا ختنہ کرنے آئے، اور وہ اس کا نام اس کے باپ کے نام پر زکریاہ رکھنے لگے۔ مگر اس کی ماں نے جواب دیا، نہیں، بلکہ اس کا نام یوحنا ہوگا۔ انہوں نے اس سے کہا، تیرے رشتہ داروں میں سے کسی کا یہ نام نہیں ہے۔ پھر انہوں نے اس کے باپ کو اشارے کیے کہ وہ اس کا کیا نام رکھنا چاہتا ہے۔ اس نے لکھنے کی تختی منگوائی اور لکھا: اس کا نام یوحنا ہے۔ اور سب حیران ہوئے۔ اور اسی وقت اس کا منہ کھل گیا اور اس کی زبان کھل گئی، اور وہ بولنے لگا اور خدا کی حمد کرنے لگا۔ لوقا 1:59-64۔

یوحنا ہپتسمہ دینے والا ایبہ کی آٹھویں باری سے ہے، جیسا کہ اُس کا باپ بھی تھا۔ یوحنا کی ختنہ کے وقت، آٹھویں دن اُس کا نام بدل دیا جاتا ہے۔ یوحنا ہپتسمہ دینے والا اُن لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جو چوتھی نسل کے کاہن ہیں، جو خدا کے ساتھ عہد کے رشتے میں ہیں؛ خدا اُن کا نام بدلتا ہے (لاودکیہ سے فلادلفیہ تک)، اُن پر عہد کی نشانی کی مہر لگاتا ہے، جب ریاستہائے متحدہ اژدہا کی مانند بولتا ہے۔

ہم خدا کا ہیکل ہیں۔ وہ نبوی کلام جو ہیکل سے خطاب کرتا ہے، مردوں اور عورتوں کو انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی مخاطب کرتا ہے، کیونکہ خدا کی کلیسیا بھی ایک ہیکل ہے۔ اور بلا شبہ ایک آسمانی ہیکل بھی ہے، اور خداوند کا ہیکل مسیح ہی تعمیر کرتا ہے۔ بنیاد بھی وہی رکھتا ہے اور ہیکل پر اختتامی پتھر بھی وہی رکھتا ہے۔ جہاں تک عدد "25" کی علامتی حیثیت کا تعلق ہے، 25 لایوں کی نمائندگی کرتا ہے، جنہیں ملاکی باب تین میں جعلی لایوں سے پاک (الگ) کیا جاتا ہے، اور اسی عبارت میں ان کو پاک بھی کیا جاتا ہے۔ حزقی ایل کے باب 40 تا 48 میں ایک علامتی ہیکل نہایت تفصیل سے بیان کی گئی ہے۔ اسی ہیکل سے آب حیات جاری ہوتا ہے اور زمین کو بھر دیتا ہے۔

عجیب وہ کام ہے جسے خدا اپنے خادموں کے ذریعے انجام دینے کا ارادہ رکھتا ہے، تاکہ اُس کا نام جلال پائے۔ خدا نے یوسف کو مصری قوم کے لیے حیات کا چشمہ بنایا۔ یوسف کے وسیلے اُس پوری قوم کی زندگی محفوظ رہی۔ دانی ایل کے ذریعے خدا نے بابل کے تمام داناؤں کی جان بچائی۔ اور یہ نجاتیں عبرت آموز مثالیں تھیں؛ انہوں نے لوگوں کے سامنے ان روحانی برکات کو واضح کیا جو انہیں اُس خدا سے تعلق کے وسیلے پیش کی گئی تھیں جس کی عبادت یوسف اور دانی ایل کرتے تھے۔ اسی طرح آج اپنے لوگوں کے وسیلے خدا دنیا کے لیے برکتیں لانا چاہتا ہے۔ ہر وہ کارکن جس کے دل میں مسیح سکونت کرتا ہے، ہر وہ شخص جو دنیا کے سامنے اُس کی محبت ظاہر کرے، انسانیت کی برکت کے لیے خدا کے ساتھ مل کر کام کرنے والا ہے۔ جب وہ نجات دہندہ سے دوسروں تک پہنچانے کے لیے فضل پاتا ہے تو اُس کے پورے وجود سے روحانی زندگی کا بہاؤ اُمنڈ آتا ہے۔ مسیح عظیم طبیب بن کر آئے تاکہ گناہ نے انسانی خاندان میں جو زخم لگائے ہیں انہیں شفا دیں؛ اور اُس کی روح، اپنے خادموں کے وسیلے کام کرتے ہوئے، گناہ سے بیمار اور دکھ اٹھانے والے انسانوں کو ایک زبردست شفائی قدرت عطا کرتی ہے جو بدن اور جان دونوں کے لیے مؤثر ہے۔ "اُس روز"، کتاب مقدس فرماتی ہے، "داؤد کے گھرانے اور یروشلم کے باشندوں کے لیے گناہ اور نجاست کے واسطے ایک چشمہ کھلا ہوگا۔" زکریاہ 13:1۔ اس چشمے کے پانی میں ایسی طبی خصوصیات ہیں جو جسمانی اور روحانی دونوں بیماریوں کو شفا دیں گی۔

اسی چشمے سے وہ عظیم دریا بہتا ہے جو حرقی ایل کی رویا میں دیکھا گیا تھا۔ یہ پانی مشرق کی طرف نکلتے ہیں، اور بیابان کی طرف اترتے ہیں، اور سمندر میں جا پڑتے ہیں: اور جب یہ سمندر میں پہنچتے ہیں تو سمندر کا پانی شفا پا جائے گا۔ اور ایسا ہوگا کہ ہر ایک جاندار، جو حرکت کرتا ہے، جہاں کہیں بھی یہ ندیاں پہنچیں گی، زندہ رہے گا... اور دریا کے کنارے، اس طرف بھی اور اس طرف بھی، خوراک کے لیے ہر طرح کے درخت اگیں گے، جن کے پتے مرجھائیں گے نہیں، اور نہ ان کے پھل ختم ہوں گے: وہ اپنے مہینوں کے مطابق نیا پھل لائیں گے، کیونکہ ان کا پانی مقدس سے نکلتا ہے: اور ان کا پھل خوراک کے لیے ہوگا اور ان کے پتے شفا کے لیے۔ حرقی ایل 12-47:8۔ گواپیاں، جلد 6، 227۔

حرقی ایل کا ہیکل اعلیٰ ترین نوعیت کی نبوی علامت نگاری ہے، اور مکاشفہ باب گیارہ میں یوحنا کو حکم دیا گیا کہ وہ ہیکل کو ناپے، مگر صحن کو چھوڑ دے۔ جب ہم یہی کام حرقی ایل کے ہیکل کے ساتھ کرتے ہیں، تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہیکل کی پیمائشوں میں دو سب سے نمایاں اعداد کہانت کی نمائندگی کرتے ہیں۔ پچاس ہاتھ سب سے نمایاں عدد ہے، اور یہ ہر پھاٹک کے مجموعی طول کے طور پر گیارہ مرتبہ دہرایا گیا ہے (حرقی ایل 40:15، 21، 25، 29، 33، 36، وغیرہ)۔ پچاس کی پیمائش بعض دیواروں اور کمروں کی لمبائی کے لیے بھی استعمال ہوئی ہے (8-42:7)۔ یہ بیرونی دہلیز سے اندرونی دہلیز تک پورے پھاٹک کی گزرگاہ کو متعین کرتا ہے۔

25 ہاتھ واضح طور پر دوسرا سب سے نمایاں ہے۔ یہ دروازوں کے مجموعوں کی چوڑائی اور عرض کے طور پر 10 بار دہرایا گیا ہے (36 (36، 33، 30، 29، 25، 21، 40:13، 21، 25، 29، 30، 33، 36) مل کر، 50 اور 25 چھ مرکزی دروازوں کے لیے یکساں 50 ہائے 25 مستطیل نمونے بناتے ہیں۔ یہ 50 ہائے 25 کی جوڑی اندرونی حصوں کی طرف جانے والے دروازوں کی معمارانہ تفصیل پر غالب ہے۔ خود ہیکل کی عمارت میں اس قدر منظم تکرار کے ساتھ کوئی اور جوڑی نہیں دہرائی جاتی۔

لاوی 25 سال کی عمر میں فعال خدمت میں داخل ہوتے تھے (گنتی 8:24): "پچیس برس کی عمر اور اس سے اوپر وہ خدمت انجام دینے کے لیے داخل ہوں گے"۔ وہ 50 سال کی عمر تک خدمت کرتے تھے (گنتی 4:3، 39، 43؛ 8:25): "پچاس برس کی عمر تک"۔ اس طرح فعال خدمت کے بالکل 25 سال بنتے ہیں (50 - 25 = 25)۔

چنانچہ لاویانہ خدمت کی پچیس برس کی مدت کی براہ راست جھلک اُن 25 در 50 ہاتھ کی پیمائشوں میں نظر آتی ہے جو ہیکل کے دروازوں اور ساخت پر غالب ہیں—وہی جگہ جہاں لاوی خدمت کرتے تھے۔ حرقی ایل کے ہیکل کے بنیادی ابعاد—یعنی کلیسیاے ظافر اور ایک لاکھ چوالیس ہزار کا ہیکل—معماری طور پر اسی ہیکل میں نقش کیے گئے ہیں جہاں انہیں خدمت کرنی تھی؛ بالکل اسی طرح جیسے چھیالیس کروموسوم اسی ہیکل کے ڈھانچے میں شامل ہیں جہاں خدا کے لوگ خدمت کرنے والے ہیں۔ پلمونی نے فردی انسانی ہیکل اور اجتماعی بدن کے ہیکل—جو اس کی دلہن بننے والے ہیں—پر اپنی مہر ثبت کر دی ہے۔

ہم ان سطور کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

جو لوگ ذمہ دار عہدوں پر ہیں، انہیں دنیا کے نفس پرستانہ اور اسراف آمیز اصولوں کو اختیار نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ وہ اس کے متحمل نہیں ہو سکتے؛ اور اگر ہو بھی سکتے، تو مسیح کی مانند اصول اس کی اجازت نہ دیں گے۔ متنوع تعلیم دی جانی چاہیے۔ 'وہ کس کو علم سکھائے؟ اور کس کو تعلیم کی سمجھ دے؟ کیا انہیں جو دودھ سے چھڑائے گئے ہیں اور چھاتیوں سے جدا کیے گئے ہیں؟ کیونکہ حکم پر حکم، حکم پر حکم؛ سطر پر سطر، سطر پر سطر؛ یہاں کچھ، وہاں کچھ۔' پس خداوند کا کلام صبر سے بچوں کے سامنے لایا جائے اور ان کے سامنے قائم رکھا جائے، ان والدین کی جانب سے جو خدا کے کلام پر ایمان رکھتے ہیں۔ 'کیونکہ وہ ہکلاتے ہوئے ہونٹوں اور ایک اور زبان سے اس قوم سے کلام کرے گا۔ جن سے اس نے کہا، یہی وہ آرام ہے جس سے تم تھکے ہوئے کو آرام دے

سکتے ہو؛ اور یہی تازگی ہے؛ تو بھی انہوں نے سننا نہ چاہا۔ لیکن خداوند کا کلام ان کے لیے حکم پر حکم، حکم پر حکم؛ سطر پر سطر، سطر پر سطر؛ یہاں کچھ، وہاں کچھ تھا، تاکہ وہ جائیں اور پشت کے بل گریں، اور ٹوٹیں، اور پھنسیں، اور پکڑے جائیں۔' کیوں؟—اس لیے کہ انہوں نے خداوند کے اس کلام پر دھیان نہ دیا جو ان تک پہنچا تھا۔

اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہیں ہدایت نہیں ملی، مگر انہوں نے اپنی ہی حکمت کو عزیز رکھا اور اپنے ہی خیالات کے مطابق خود کام کرنے کا انتخاب کیا۔ خداوند ایسے لوگوں کو یہ آزمائش دیتا ہے کہ وہ یا تو اس کی نصیحت کی پیروی کرنے کا موقف اختیار کریں، یا انکار کریں اور اپنی ہی رائے کے مطابق کریں، اور پھر خداوند انہیں ان کے یقینی انجام کے حوالے کر دے گا۔ ہماری تمام راہوں میں، خدا کی خدمت کے ہر پہلو میں، وہ ہم سے کہتا ہے: 'اپنا دل مجھے دے۔' خدا کو فرمانبردار، سیکھنے والی روح درکار ہے۔ دعا کو جو کمال حاصل ہوتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایک محبت کرنے والے، مطیع دل سے نکلتی ہے۔

خدا اپنے لوگوں سے کچھ چیزوں کا تقاضا کرتا ہے؛ اگر وہ کہیں، میں اس کام کے لیے اپنا دل وقف نہیں کروں گا، تو خداوند انہیں آسمانی حکمت کے بغیر ان کے مزعوم دانشمندانہ فیصلے پر آگے بڑھنے دیتا ہے، یہاں تک کہ یہ آیت [اشعیا 28:13] پوری ہو جائے۔ تمہیں یہ نہیں کہنا چاہیے کہ میں ایک خاص حد تک، جو میرے فیصلے کے موافق ہو، خداوند کی رہنمائی کی پیروی کروں گا، اور پھر اپنی ہی آرا کو مضبوطی سے تھامے رکھوں گا، اور خداوند کی شبیہ کے مطابق ڈھلنے سے انکار کروں گا۔ یہ سوال کیا جائے: کیا یہ خداوند کی مرضی ہے؟ نہ کہ: کیا یہ فلاں کی رائے یا فیصلہ ہے؟ واعظین کے لیے گواہیاں، 419.